سوال

(172) شادی سے قبل منگیتر کو دیکھنا جائز ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

لندن سے محمد علی لکھتے ہیں کہ کیا شادی سے پہلے منگیتر یا جس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہو اسے دیکھنا اور اس سے ملاقات کرنا جائز ہے اور کیا اس کے فوٹو منگوا کر دیکھے جا سکتے ہیں ؟ شریعت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

شرعی نکاح اور شادی سے پہلے کوئی عورت چاہے کسی کی منگیتر ہو یا اس سے شادی کا فیصلہ ہو چکا ہو وہ اجنبی اور غیر محرم ہے اس سے خلوت کرنا یا ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اس عورت کے والدین یا عزیزوں کی موجودگی میں اسے دیکھنا جائز ہے جس سے شادی کرنے کا خیال ہو۔

حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی عورت سے تمہاری منگنی ہو جائے تو اسے نکاح کی غرض سے دیکھنا جائز ہے۔ ایک صحابی حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ پہلے اسے دیکھ لیں۔ یہ چیز نکاح اور شادی کی کامیابی کے لئے معاون و مفید ہے۔

ان احادیث سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ نکاح یا شادی کی غرض سے کسی عورت کو دیکھنے کی اجازت ہے یعنی ایسی عورت جس سے شادی کے سلسلے میں بات چل رہی ہے اور یہی مسئلہ دوسری طرف کا بھی ہے یعنی عورت کے لئے شادی کی غرض سے مرد کو ان حدود کے اندر دیکھنا جائز ہے۔

لیکن یہاں ایک بات کا ذکر بہر حال ضروری ہے کہ اس غرض کے لئے مختلف عورتوں کو دیکھنا پسند کرنا یا ملاقاتیں کرنا کوئی مشغلہ بھی نہیں کہ پسند و ناپسند کرنے کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا جائے بلکہ عورت یا مرد کا دیکھنا یہ تو بعد کا مرحلہ ہے شادی کے لئے اس سے پہلے بھی کچھ مراحل ہیں۔ دیکھنے کا تعلق تو ظاہری شکل وصورت سے ہے جب کہ اسلام میں ظاہری شکل وصورت سے زیادہ سیرت و کردار و اخلاق وعادات کی اہمیت ہے۔ اسی طرح تعلیم خاندانی تعلقات و روابط اور دوسرے کئی عوامل بھی شامل ہیں۔ اگر والدین کے باہمی رابطے سے پہلے سارے مراحل طے ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد پھر عورت و مرد کو ایک دوسرے کو دیکھنے یا ملنے کی بھی اجازت ہے اور پھر علیحدگی یا خلوت میں ملنے یا ملاقات کی اجازت نہیں۔

جہاں تک فوٹو کا مسئلہ ہے تو جیسا کہ میں نے پہلے تحریر کیا ہے کہ شکل وصورت کا قبول ہونا یہ آخری مرحلہ ہے۔ جب باقی معاملات میں اتفاق ہو جائے اور صورت کے قبول ہونے کی

کمی باقی ہے تو ایسے حالات میں کوشش تو یہی کرنی چاہیئے کہ پھر انہیں ایک دوسرے کو دیکھنے یا ملاقات کرنے کا مواقع فراہم کیا جائے اور اگر یہ ناممکن ہو یا اس میں شدید مجبوریاں حائل ہوں تو پھر فوٹو کے ذریعہ بھی یہ ضرورت پوری کی جا سکتی ہے لیکن اس میں احتیاط بہر حال ضروری ہے کیونکہ عام حالات میں فوٹو بجائے خود جائز نہیں اور پھر اس میں کئی قسم کے مفاسد اور خرابیاں بھی آ سکتی ہے اور اگر رشتے کی بات کامیاب نہ ہو تو بعض دفعہ یہ فوٹو فساد کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص372

محدث فتویٰ